روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ یکم ستمبر 2012ء 13شوال 1433 ہجری یکم تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 203

وفات کے بعد عالم قرآن کی پہلے تدفین

رسول کریم ﷺ امامت اور قیادت کی سپردگی کے وقت یہ خاص خیال رکھتے تھے کہ قرآن کریم کا علم کس کے پاس زیادہ ہے؟ اسی طرح جب جنگ احد میں شہدا کی تدفین کا مرحلہ آیا تو آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

”پہلے ان صحابہ کو دفن کرو جو قرآن کریم کے حافظ اور قرآن کا زیادہ علم رکھتے ہیں“

(بخاری کتاب فضائل القران، باب خیرکم من تعلم القرآن و علمه)

46واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ

منعقدہ 7، 8اور 9 ستمبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے Liveپروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 46واں جلسہ سالانہ مورخہ 7، 8 اور 9 ستمبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک 7 ستمبر 2012ء

02-00 بجے دوپہر	**جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ اور ڈیوٹیوں کا افتتاح (ریکارڈنگ)**
05-00 بجے سہ پہر	**خطبہ جمعہ براہ راست**
08-25 بجے رات	پرچم کشائی
08-30 بجے رات	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہفتہ 8 ستمبر 2012ء

02-00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
02-20 بجے دوپہر	تقریر (اردو) ”آنحضرت ﷺ کے ذریعہ شرف انسانیت کا قیام“ مقرر: مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ لندن
02-50 بجے دوپہر	تقریر: (انگلش) ”حضرت مسیح موعود کا جذبہ دعوت الی اللہ اور تحفہ قیصریہ“۔ مقرر: مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب، صدر قضاء بورڈ برطانیہ
03-20 بجے دوپہر	نظم
03-30 بجے دوپہر	تقریر (اردو) ”قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت“ مقرر: مکرم محمد انعام غوری صاحب، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان
04-00 بجے سہ پہر	**سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب**
07-30 بجے رات	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
08-00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار 9 ستمبر 2012ء

02-00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
02-20 بجے دوپہر	تقریر (اردو) ”اطاعت خلافت کے روح پرور واقعات“ مقرر: مکرم منیر احمد خادم صاحب، ناظر اصلاح و ارشاد قادیان
02-50 بجے سہ پہر	تقریر (انگریزی) ”قرآن مجید پر تشدد کی تعلیم دینے کے اعتراض کا جواب“۔ مقرر: مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج جماعت احمدیہ گھانا
03-20 بجے سہ پہر	نظم
03-30 بجے سہ پہر	تقریر (اردو) ”حضرت مسیح موعود کی تحریرات پر اعتراضات کے جوابات“ مقرر: مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج و امام بیت فضل لندن
04-00 بجے سہ پہر	تقریر (انگریزی) ”مخالفت کی آندھیوں میں جماعت احمدیہ کی ترقیات“ مقرر: مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
05-00 بجے سہ پہر	**عالمی بیعت**
07-30 بجے رات	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
08-00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ۔ عربی قصیدہ مع اردو ترجمہ۔ اردو نظم تعلیمی اعزازات کی تقسیم، احمدیہ امن انعام کا اعلان
	اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

رفقاء کا نیک نمونہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رفقاء حضرت مسیح موعود کے نیک نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

”ایک واقعہ ہے حضرت اقدس مسیح موعود 1892ء میں جالندھر تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی رہائش بالائی منزل پر تھی۔ کسی خادمہ نے گھر میں حقہ رکھا اور چلی گئی اسی دوران حقہ گر پڑا اور بعض چیزیں آگ سے جل گئیں۔ حضور نے اس بات پر حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ یہ خبر نیچے احمدیوں تک پہنچی جن میں سے کئی حقہ پیتے تھے اور ان کے حقے بھی مکان میں موجود تھے۔ انہیں جب حضور کی ناراضگی کا علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور حقہ پینا ترک کر دیا۔ جب عام جماعت کو بھی معلوم ہوا کہ حضور حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں تو بہت سے باہمت احمدیوں نے حقہ ترک کر دیا“۔

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 379)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

ضرورت اساتذہ

نظارت تعلیم کے تحت سکولز میں انگلش ٹیچرز درکار ہیں۔ خواہشمند مرد و خواتین درخواست جمع کروا سکتے ہیں۔ درخواست دینے کیلئے ایک سادہ کاغذ پر بنام ناظر صاحب تعلیم، درخواست، اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے لئے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

”قادیان کے آریہ اور ہم“

حضرت اقدس مسیح موعود نے یہ کتاب جنوری 1907ء میں تحریر فرمائی اور 20 فروری 1907ء کو یہ میگزین پریس قادیان سے چھپ کر شائع ہوئی۔ یہ کتاب روحانی خزائن کی جلد 20 کے صفحہ 418 تا 460 پر موجود ہے اور اس کے شروع میں ایک اردو نظم ”قادیان کے آریہ“ کے عنوان سے موجود ہے۔ اس کتاب کے تحریر فرمانے کی وجہ یہ تھی کہ حضور نے دسمبر 1906ء کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ بیان فرمایا تھا کہ قادیان کے تمام ہندو خاص طور پر لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل میرے بیسیوں نشانات کے گواہ ہیں اور بہت ساری پیشگوئیاں جو آج سے 35 برس پہلے ان کے سامنے کی گئی تھیں آج پوری ہوئی ہیں۔

قادیان کے آریوں کی طرف سے ایک اخبار ”شبھ چنتک“ نکلا کرتا تھا اس میں ہمیشہ ہی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہایت ناشائستہ زبان استعمال کی جاتی تھی۔ اس اخبار میں لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل کی طرف منسوب کر کے ایک اعلان شائع کیا گیا کہ ہم مرزا صاحب کے کسی بھی نشان کے گواہ نہیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اس رسالہ میں اپنے بہت سے ایسے نشانات کی تفصیل بیان فرمائی ہے جن کا تعلق مذکورہ دونوں آریہ صاحبان سے ذاتی طور پر تھا یا کم از کم وہ ان کے عینی گواہ تھے۔ جیسے آپ کے والد کی وفات پر الہام اور وجوہ معاش سے متعلق الہام کہ ”اَلَیْسَ اللّٰہُ ....۔“ اور آپ نے سات معین پیشگوئیوں کا ذکر فرما کر لالہ شرمپت کو قسم دی کہ کیا وہ ان پیشگوئیوں کا گواہ نہیں ہے؟ اس میں سب سے پہلے

(1) آپ نے اپنے اکیلا ہونے اور خدا کا آپ کو ایک جماعت بنا دینے کے وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”لالہ شرمپت کے لئے یہ کافی ہے کہ اوّل تو اس نے میرا وہ زمانہ دیکھا جبکہ وہ میرے ساتھ اکیلا چند دفعہ امرتسر گیا تھا اور نیز براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت وہ میرے ساتھ ہی پادری رجب علی کے مکان پر کئی دفعہ گیا۔ وہ خوب جانتا ہے کہ اس وقت مَیں ایک گمنام آدمی تھا۔ میرے ساتھ کسی کو تعلق نہ تھا۔ اور اس کو خوب معلوم ہے کہ براہین احمدیہ کے چھپنے کے زمانہ میں یعنی جبکہ یہ پیشگوئی ایک دنیا کے رجوع کرنے کے بارے میں براہین احمدیہ میں درج ہو چکی تھی مَیں صرف اکیلا تھا۔ تو اب قسم کھاوے کہ کیا یہ پیشگوئی اُس نے پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں؟“

(2) دوسرا آپ نے لالہ شرمپت کے بھائی بسمبر کے لئے دعا کی اور اسے بتایا کہ آپ کی دعا سے اس کی آدھی قید معاف ہوگئی ہے۔

(3) تیسرا چنداسنگھ کے مقدمہ میں آپ نے لالہ شرمپت کو چندا سنگھ پر نالش ہونے کی قبل از وقت خبر دے دی تھی۔

(4) نواب محمد حیات کے معطل ہونے اور اس کی درخواست دعا پر اس کے بری ہونے کی پیش از خبر دینا۔

(5) پنڈت دیانند کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کی تحقیر پر آپ نے لالہ شرمپت کو بتایا: ”کہ خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ اب اس کی موت کا دن قریب ہے وہ بہت جلد مرے گا۔“

(6) لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل کو قبل از وقت بتایا کہ آج ارباب سور خان نامی شخص کا روپیہ آئے گا اور وہ ارباب محمد لشکر خان کا رشتہ دار ہوگا۔

(7) آپ نے اپنے بھائی کی موت کی خبر دی۔ وغیرہ

حضور نے یہ نشانات پیش فرما کر لکھا:۔

”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب بیان صحیح ہے اور کئی دفعہ لالہ شرمپت سُن چکا ہے اور اگر مَیں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میرے لڑکوں پر ایک سال کے اندر اس کی سزا نازل کرے۔ آمین وَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ. ایسا ہی شرمپت کو بھی چاہئے کہ وہ بھی میری اس قسم کے مقابل پر قسم کھاوے اور یہ کہے کہ اگر میں نے اس قسم میں جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میری اولاد پر ایک سال کے اندر اس کی سزا وارد کرے۔ آمین وَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ.“

اس طرح آپ نے ملاوامل کو مخاطب کر کے معین پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور اسے قسم دے کر فرمایا کہ آیا وہ ان کا گواہ ہے یا نہیں؟ ان پیشگوئیوں میں

(1) ”اَلَیْسَ اللّٰہُ ....۔“ ہے جو حضور نے ملاوامل کو لکھ کر دیا تا کہ وہ یہ الہام امرتسر سے ایک مہر پر لکھوا کر لے آئے۔

(2) ملاوامل کو دق ہوگئی اور اس نے رو کر دعا طلب کی اور آپ نے خدا سے الہام پا کر اس کو شفا کی خبر دی اور ان کے آخر میں آپ نے ملاوامل سے بھی لالہ شرمپت کی طرح قسم کھانے کا مطالبہ کیا۔

نیز آپ نے فرمایا کہ ”لیکھرام کے مارے جانے کی پیشگوئی ایک ایسی مہا جال پیشگوئی ہے جس نے تمام پنجاب اور ہندوستان کے ہندو اور آریہ سماج والے اس عظیم الشان نشان کے گواہ کر دیئے ہیں۔ اب ان پیشگوئیوں سے انکار کرنا آریوں کیلئے ممکن نہیں۔“

اس کتاب میں حضور نے آریوں کے پرمیشر اور اس کی صفات کے متعلق عقائد پر جرح فرمائی ہے اور سب سے آخر میں دین حق کی صداقت اور آریہ مذہب کی حقیقی تصویر کو اپنی ایک نظم میں پیش فرمایا ہے۔ اس نظم کے 144 اشعار ہیں۔ پہلا شعر یہ ہے۔

”اسلام سے نہ بھاگو! راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو! شمس الضحیٰ یہی ہے“

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کی وفات پر

وہ تھا خادم ثانی سے اول وکیل المال تک
عرصۂ خدمت ہے پھیلا اس کا اکسٹھ سال تک

جا بجا اس میں سنہری حرف ہیں بکھرے ہوئے
اک بیاضِ دل سے لے کر نامۂ اعمال تک

مصلحِ موعود نے اس کو تراشا اس طرح
یاد بھی رکھے نہ اس نے اپنے خدوخال تک

وہ نظام سلسلہ کا اک غلامِ بے بدل
خدمت دیں سے مزین اس کے ماہ و سال تک

رہنما اس نے بنایا صاحب درثمین
حالیکہ ازبر تھے اس کو غالب و اقبال تک

دینِ حق کا بول بالا ہی تھا موضوع سخن
بلبل و محبوب کا آیا نہ اس کو خیال تک

ضبط غم کا ایک انوکھا تھا سلیقہ اس کے پاس
جیب میں رکھا نہیں اس نے کبھی رومال تک

رب قدّسی جس کو چاہے اس کو لمبی عمر دے
اپنی مرضی سے کوئی جیتا نہیں سو سال تک

عبدالکریم قدسی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم انیس احمد ندیم صاحب مربی انچارج

جاپان کے شمال مشرقی علاقوں میں آنے والا بدترین زلزلہ 2011ء

ہیومینیٹی فرسٹ کی مثالی اور قابل قدر خدمات

ہیومینیٹی فرسٹ کے والنٹیئرز جاپانی فوج اور دیگر امدادی اداروں سے بھی پہلے خدمت کے میدان میں نکل آئے

(قسط اول)

مؤرخہ 11 مارچ 2011ء کو نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے کچھ دیر بعد جاپان بھر میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلہ کے فوری بعد جاپان بھر میں مواصلاتی نظام ناکارہ ہو گیا۔ ٹیلیفونک رابطے ممکن نہ رہے ریکٹر سکیل پر زلزلہ کی شدت ہی بڑے پیمانہ پر تباہی کا پتا دے رہی تھی۔

چند گھنٹے کے اندر ہی یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ ہنگامی طور پر امدادی سرگرمیوں میں حصہ لینے کیلئے ناگویا سے روانہ ہونا چاہئے۔ فوری طور پر دالیں، چاول، دودھ اور چائے وغیرہ کا سامان خریدا گیا اور اگلے دن علی الصبح نجیب اللہ ایاز صاحب اور مقبول احمد شاد صاحب کے ہمراہ پہلا امدادی قافلہ ناگویا سے 900 کلومیٹر دور زلزلہ زدہ علاقوں کیلئے روانہ ہوا۔ تقریباً چار سو کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ٹوکیو پہنچے تو کھانے پینے کی مزید اشیاء خریدی گئیں۔ لیکن اس موقع پر عجیب مناظر دیکھنے کو ملے۔ ایک دن پہلے آنے والے زلزلہ کے بعد لگتا تھا ہر جاپانی گھر سے باہر نکل آیا ہے اور اسے اپنے گھر میں کھانے اور پینے کا سامان جمع کرنے کی فکر ہے۔ ٹوکیو شہر کے بڑے بڑے ڈیپارٹمنٹل سٹورز پر گھنٹوں قطاروں میں کھڑے ہو کر کچھ ضروری اشیاء خریدی گئیں۔ پینے کا پانی ہر جگہ سے ناپید نظر آرہا تھا۔ جس چھوٹے بڑے سٹور سے ایک دو، تین چار بوتل یا جس قدر مقدار میں پانی مل سکا، خریدا گیا اور اگلی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔

ٹوکیو سے سفر کا آغاز ہوا تو ہماری منزل فوکوشیما کا وہ علاقہ تھا جہاں ایٹمی ری ایکٹرز کی تباہ کاری ہوئی۔ رات دو بجے کے قریب ہم اس علاقہ کے ایک شہر Koriyama میں پہنچے۔ نقشے وغیرہ دیکھے گئے تو ایٹمی ری ایکٹرز کا علاقہ صرف پچاس کلومیٹر دور تھا۔ ابھی تابکاری کی خبریں اس قدر تفصیل سے نہیں پھیلی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ ہم نے آگے بڑھنے کی بجائے، رات اسی شہر میں قیام کا فیصلہ کیا اور اگلے دن صبح Sendai شہر کی طرف روانہ ہوگئے۔

راستہ میں مختلف جگہوں پر پناہ گزین کیمپ نظر آئے، زلزلہ کی تباہ کاریاں بھی مشاہدہ کی جاسکتی تھیں۔ لیکن جوں جوں ہمارا سفر جاری رہا حیرت بھی بڑھتی رہی، کہ ریکٹر سکیل پر آٹھ سے زائد شدت کے زلزلہ کے باوجود کوئی ایک عمارت بھی ایسی نظر نہیں آرہی تھی جو مکمل طور پر تباہ ہوئی ہو۔ سینڈائی شہر اس زلزلہ کے مرکزی علاقوں میں سے ہے لیکن شہر کی عمارتیں اور سڑکیں دیکھ کر قطعاً اندازہ نہیں ہوسکتا تھا کہ سونامی نے کتنی بڑی تباہی مچائی ہے۔

شہر بھر میں ایمبولنس گاڑیوں کی آوازیں اور آگ بجھانے والے ٹرک سینکڑوں کی تعداد میں اس تباہی کا پتہ دے رہے تھے جسے ابھی ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ پارہے تھے۔

میدان عمل میں پہنچنے والی سب سے پہلی والنٹیئر ٹیم

سینڈائی شہر پہنچ کر ہم نے شہر کی انتظامیہ سے رابطہ کیا اور اپنی خدمات پیش کیں۔ لیکن شہر کی انتظامیہ کی طرف سے ہمیں جواب ملا کہ ابھی تو انہیں تباہی کا صحیح اندازہ بھی نہیں ہو پارہا اور والنٹیئرز کی خدمات حاصل کرنے کا ابھی سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ ہمیں کہا گیا کہ ہم اپنا سامان وغیرہ انتظامیہ کے سپرد کریں اور بے شک واپس چلے جائیں۔

لیکن ہیومینیٹی فرسٹ کے والنٹیئرز کا عزم اور حوصلہ بھی مثالی تھا کہ سخت سرد موسم اور برف باری کے باوجود، جب کہ سونے کیلئے پورے علاقے میں ایک کمرہ بھی کرایہ پر ملنا مشکل تھا اس ارادہ کا اظہار کیا جارہا تھا کہ ہم نے واپس نہیں جانا اور اُس علاقہ میں اپنا کیمپ لگانا ہے جو شدید ترین متاثر ہو۔ شہر کی انتظامیہ کو بھی بتا دیا گیا کہ ہم واپس جانے کیلئے نہیں آئے، اس لیے شہر میں ہی موجود ہیں، اور جب ہماری ضرورت پڑے آپ بلا لیں۔ نیز توجہ دلائی گئی کہ اس وقت لوگ سخت مشکلات میں ہیں، ہمیں فوری اجازت چاہئے تاکہ امدادی سرگرمیاں شروع کی جاسکیں اور کھانے پینے کی ضرورت پوری کی جائے۔

چند کلومیٹر کے سفر کے بعد ہم شہر کے ساحلی علاقوں کی طرف بڑھے تو سونامی کی شدت کا اندازہ ہوا۔ ہزاروں کی تعداد میں گاڑیاں، ٹرک اور کشتیاں، پورے کے پورے گھر اور بڑی بڑی فیکٹریاں تنکوں کی طرح بہتی ہوئی ساحل سے کئی کلومیٹر دور تباہی و بربادی کی داستان سنا رہی تھیں۔ جن گھروں میں سونامی کی بلندی دو تین میٹر تھی، اس علاقہ کے لوگ اپنے گھروں کی صفائی میں مصروف ہوگئے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے والنٹیئرز بھی ان لوگوں کے ساتھ مدد کروانے میں مشغول ہوگئے۔ اسی دوران شہر کی انتظامیہ کی طرف سے فون موصول ہوا کہ ہماری توجہ کے بعد انہوں نے سوچا ہے اور اگلے دن صبح نو بجے سے امدادی اداروں کی میٹنگ طلب کی گئی ہے۔ اس طرح 14 مارچ 2011ء کو ہیومینیٹی فرسٹ کا پہلا کیمپ سینڈائی شہر کے ایک پرائمری سکول میں قائم کرنے کی توفیق ملی۔

ہمارے پاس چولہوں اور گیس وغیرہ کا انتظام نہیں تھا اس لیے کوئلوں پر کھانا بنانے کی کوشش کی گئی۔ اور پانچ سو سے زائد لوگوں کیلئے دال چاول کئی گھنٹوں میں تیار ہوئے۔

زلزلہ زدگان تین چار دن کے بعد کوئی گرم اور تازہ کھانا کھا رہے تھے، اس لیے ان لوگوں کے جذبات اور خوشی دیدنی تھی۔ جاپان کے تمام مشہور ٹیلیویژن چینلز ہمارے کیمپ کی سرگرمیاں براہ راست نشر کرتے رہے۔ خصوصاً Fuji TV نے تین دن تک ہمارے پروگرام اور انٹرویوز نشر کئے اور تمام جاپانی قوم سے اپیل کی جاتی رہی کہ مشکل کے اس وقت میں ہیومینیٹی فرسٹ کے والنٹیئرز کے حوصلہ اور جذبہ کو دیکھیں اور جاپانی نوجوان بھی میدان عمل میں نکلیں۔ NHK اور دیگر چینلز نے بھی امدادی اداروں میں سے سب سے پہلی تنظیم کے طور پر ہماری خبروں کو نمایاں کوریج دی۔ مجموعی طور پر دس ٹی وی چینلز نے ہمارے کیمپ کے مناظر نشر کئے۔

Iwakiri سکول جہاں ہم نے اپنا کیمپ قائم کیا تھا، ہر طرف سے میڈیا کی توجہ کا مرکز بن گیا اور جاپان بھر سے امدادی سامان اس سکول میں پہنچنا شروع ہو گیا۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر نے بارہا اس بات کا اظہار کیا کہ ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمت اور سب سے پہلے امدادی سرگرمیاں شروع کرنے کی وجہ سے یہ کیمپ لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کو ضروریات زندگی دستیاب ہوگئی ہیں۔

اس دوران فوکوشیما کے ایٹمی پلانٹس سے تابکاری کے اخراج کی خبروں نے جاپان بھر میں سخت خوف وہراس پھیلا دیا۔ یہ وقت بہت تذبذب کا تھا کہ آگے خدمات کو کس طرح جاری رکھا جائے۔ خصوصاً ضروریات زندگی کی اشیاء 900 کلومیٹر دور ناگویا شہر سے منگوانی پڑ رہی تھیں۔ یہ وہ موقع تھا جب غیر ملکی جاپان چھوڑ کر جا رہے تھے لیکن اس موقع پر بھی ہیومینیٹی فرسٹ کے والنٹیرز کا عزم وحوصلہ مثالی تھا اور حافظ امجد عارف صاحب یوسف ڈار صاحب اور ظفر احمد ظفری صاحب گیس سلنڈرز، چولہے اور دیگر ضروری اشیاء لے کر فوکوشیما کے علاقے سے گذرتے ہوئے سینڈائی پہنچے اور امدادی سرگرمیوں میں ممد ومعاون ہوئے۔

کچھ دن اس سکول میں کیمپ جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے غیر معمولی مظاہرے دیکھنے کو ملے۔ ٹی وی چینلز پر خبر اور انٹرویوز نشر ہونے کے بعد ہم جس کام کیلئے باہر نکلتے لوگ پہچان لیتے اور غیر معمولی تعاون کرتے۔ نجیب اللہ ایاز صاحب ایک یوتھ ہوسٹل میں گئے تو اس کے مالک جو میاں بیوی تھے، اپنے اردگرد لوگوں کو فون کر کے بتانے لگے کہ یہ وہ غیر ملکی ہیں جو یہاں خدمت کر رہے ہیں اور انہوں نے بلا معاوضہ اپنے یوتھ ہوسٹل کی خدمات ہمارے لئے پیش کر دیں۔

تقریباً ایک ہفتہ اس جگہ کیمپ لگانے کے بعد ایک دن سکول کے ہیڈ ماسٹر کہنے لگے کہ ہیومینیٹی فرسٹ کی وجہ سے ہماری نہ صرف مشکلات کم ہوگئی ہیں، بلکہ غیر معمولی تعداد میں تنظیمیں اس طرف متوجہ ہوئی ہیں اور اس قدر امداد آرہی ہے کہ ہماری ضروریات سے بھی بڑھ چکی ہے۔ تب ہم نے سوچا کہ مزید شمال میں ایسے علاقوں کی طرف بڑھنا چاہئے جہاں ایک ہفتہ گزرنے کے بعد امدادی سامان نہیں پہنچ رہا۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے نقشوں اور خبروں کی مدد سے سینڈائی شہر سے 50 کلومیٹر دور Ishinomaki شہر جانے کی تجویز پیش کی۔

رات کا کھانا تقسیم کر کے خاکسار اور نجیب اللہ ایاز صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ جاپان) نو بجے کے قریب فارغ ہوئے اور Ishinomaki شہر جانے کا ارادہ کیا۔ جانے سے پہلے ہی ہمیں بعض مشکلات کا اندازہ تھا۔ مسلسل شدید زلزلوں کے جھٹکے محسوس ہو رہے تھے جس سے دوبارہ سونامی

آنے کے خدشات بھی موجود تھے۔رات تقریباً گیارہ بجے جب ہم اس شہر پہنچے تو عجیب سماں تھا۔بجلی نہ ہونے کی وجہ سے سونامی کی تباہ کاری بہت خوفناک مناظر پیش کر رہی تھی۔ہم شہر میں داخل ہونے کے بعد نقشے کی مدد سے سمندر سے قدرے دور والے علاقہ کی طرف روانہ ہوئے اور ایک سڑک پر گاڑی پارک کر کے کچھ دیر آرام کیا اور صبح ہونے کا انتظار کرنے لگے۔

صبح ہوتے ہی ایک مقامی جاپانی کو ساتھ لیا اور کسی مناسب جگہ کیمپ قائم کرنے کا جائزہ لینے لگے۔ہم ایک سکول میں گئے جہاں ایک ہزار سے زائد لوگ پناہ گزین تھے،لیکن کھانے پینے کا انتظام نہ ہونے کے برابر تھا۔کیمپ کے انچارج اور سکول کے ٹیچر سے بات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ اس سکول میں دو سے تین میٹر تک سونامی آئی تھی اور لوگ دوسری منزل سے چوتھی تک کلاس رومز میں پناہ گزین ہیں اور ابتدائی چار دن ڈیڑھ ہزار لوگوں کے لیے چند لیٹر پانی کے علاوہ کچھ دستیاب نہ تھا۔اور جب کسی کی حالت جان کنی تک پہنچنے لگتی تو اسے ایک دو ڈھکن پانی پلایا جاتا۔پانچویں دن پہلی دفعہ کھانے کو کچھ دستیاب ہوا،لیکن ایک ڈیڑھ ہزار لوگوں کے لیے بہت معمولی مقدار میں کھانا دستیاب تھا۔جسے سب میں تھوڑا تھوڑا تقسیم کر کے گزارا کیا جا رہا تھا۔

بہت ساری مشکلات کے باوجود لوگوں کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے ہم نے اسی جگہ اپنا کیمپ لگانے کا فیصلہ کیا۔یہ علاقہ ہر طرف سے کیچڑ اور گارے سے بھرا ہوا تھا اور فضا سخت متعفن تھی۔بڑی مشکل سے ہم نے ایک جگہ صاف کی اور چولہا وغیرہ رکھنے کا انتظام کر کے دعا کے بعد اپنا کیمپ شروع کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور ایک امتحان سے نجات

جب ہم نے اس جگہ کیمپ شروع کیا تو سینکڑوں لوگ کئی دن کے بھوکے تھے۔تازہ کھانا مہیا نہ تھا۔بسکٹ وغیرہ پر گزارہ کیا جا رہا تھا۔کچھ امدادی سامان موجود تھا لیکن کھانا پکانے کا انتظام اور والنٹیئرز نہیں تھے۔

لوکل انتظامیہ کے کچھ افراد ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہمارے پاس دو سو کلو کے قریب pork پڑا ہوا ہے۔لوگوں کو کھانے کی سخت ضرورت ہے،لیکن کھانا پکانے کا انتظام نہیں،آپ لوگ ہمیں پکا دیں تو اس مشکل میں بہت بڑی مدد ہوگی۔

ہم سب ممبران اس صورتحال میں متفکر تھے، کہ بڑی مشکل سے کیمپ لگانے کی جگہ ملی ہے۔غیر ملکیوں اور خاص طور پر مسلمانوں سے عموماً لوگ شاکی رہتے ہیں اور تنگ نظر سمجھتے ہیں۔اور ہم نے تو انہیں بتایا ہوا ہے کہ ہم انسانیت کے ناطے یہاں آئے ہیں۔کام کے پہلے دن ہی اگر انہیں کہہ دیتے ہیں کہ ہم pork کو حرام سمجھتے ہیں تو ان لوگوں کے دلوں میں ہمارے متعلق کہیں انقباض پیدا نہ ہو۔

خاکسار نے انتظامیہ کے ان ممبران سے کہا کہ ہم احمدی ہیں، pork ہمارے مذہب میں منع ہے۔لیکن اگر انسانیت تکلیف میں ہے اور بھوکوں مر رہی ہے تو پھر ہمارا خدا تو بہت رحیم و کریم ہے۔ایسی اضطراری حالت میں جب ایک طرف سینکڑوں انسان کی بھوک مٹانے کا مسئلہ ہے اور دوسری طرف pork ہو تو انسانیت بہر حال اولیت رکھتی ہے۔اس لیے ہم آپ کی مدد کرنے کے لیے تیار ہیں۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم نے آج تک اپنی زندگی میں کھانا تو دور کی بات pork کو چھوا تک نہیں۔

یہ بات سنتے ہی لوکل انتظامیہ کے تمام ممبران نے مخصوص جاپانی انداز میں سر جھکا دیئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ ہماری خاطر ایک ایسا کام کرنے کو تیار ہو گئے ہیں جو آپ کے مذہب میں پسندیدہ نہیں اور زندگی بھر کبھی نہیں کیا تو ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم آپ کا اور آپ کے مذہب کا احترام کریں۔اس لیے ہم pork فوج کے پاس جمع کروا رہے ہیں اور جو کھانا (دال وغیرہ) ہیومینیٹی فرسٹ کے والنٹیئرز بنائیں گے وہی کھائیں گے۔

چار ماہ اس جگہ ہمارا کیمپ جاری رہا۔ہمارے اس جواب سے ان لوگوں کے دلوں میں دین حق کی عزت میں اضافہ ہوا اور اس کے بعد لوکل انتظامیہ خود ہماری ترجمان بن گئی اور ہر جگہ ہدایت کرتی رہی کہ pork کی بجائے beef اس کیمپ میں بھیجا جائے۔

ہیومینیٹی فرسٹ کے کیمپ میں بیس سے زائد ممالک کے والنٹیئرز آئے اور خدمت کی توفیق پائی۔جاپان میں بسنے والے پاکستانی بھی آتے رہے۔ایک موقع پر آٹھ دس پاکستانیوں کا ایک گروپ ایک ٹرک امدادی سامان لے کر ہمارے کیمپ میں آیا کہ اسے ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت تقسیم کر دیا جائے۔ہم نے شکریہ کے ساتھ سامان وصول کیا،انہیں کھانا وغیرہ کھلایا اور کافی دیر بات چیت ہوتی رہی اور ہیومینیٹی فرسٹ کے کام کے بارہ میں غیر معمولی تاثر کے ساتھ یہ لوگ واپس گئے۔

کچھ دن کے بعد اس گروپ میں سے ایک شخص کا فون آیا اور کہنے لگا کہ ہمیں آپ لوگوں کے کام کی بے حد خوشی ہوئی،لیکن افسوس ہے کہ آپ نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے،خاکسار نے عرض کیا کہ وہ کون سا دھوکہ؟ کہنے لگے کہ آپ نے بتایا نہیں کہ آپ احمدی یا قادیانی ہیں۔مَیں نے کہا کہ ہم وہاں ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت خدمت خلق میں مصروف ہیں۔مذہب اور قومیت میں دلچسپی لئے بغیر یہ فرض ادا کرتے ہیں اس لیے اس کے بتانے کی نوبت نہیں آئی۔

بہر حال ان کا اصرار تھا کہ ایسا کر کے ہم نے صحیح نہیں کیا۔اس پر مَیں نے کہا کہ اس کی ایک اور وجہ بھی ہے جو ابھی میرے ذہن میں آئی ہے کہ آپ نے بھی تو مجھے نہیں بتایا کہ آپ سنی ہیں؟ شیعہ ہیں؟ آغا خانی ہیں یا کسی اور فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس سارے علاقہ میں غیر جاپانی لوگوں میں سے ہیومینیٹی فرسٹ واحد تنظیم تھی جس کا کیمپ علاقہ میں قائم تھا اور مسلسل خدمت کی توفیق پا رہا تھا۔غیر جاپانی کھانے کی تقسیم کی وجہ سے بھی کیمپ غیر معمولی توجہ کا مرکز رہا۔

20 مارچ کو جب ہمارا کیمپ شروع ہوا تو زلزلہ زدگان کے غمزدہ چہرے اُس تباہی اور بربادی کی عملی تصویر بنے ہوئے تھے، جو زلزلہ اور سونامی نے برپا کی تھی۔خوشی اور مسکراہٹ تو چہروں سے غائب تھی،لیکن صبر اور حوصلہ کمال کا تھا جس کا انہوں نے مظاہرہ کیا۔

ہمت اور حوصلہ کی مثال ایک ساٹھ سالہ جاپانی خاتون کا نمونہ بھی قابلِ رشک ہے،سونامی کے تباہ حال ملبہ میں وہ کئی دن محبوس رہیں۔تین چار دن کے بعد فوجی ہیلی کاپٹر زسونامی زدگان کو بچانے کے لئے نکلے،تو یہ خاتون ہیلی کاپٹر دیکھ کر چھپ جاتی تھیں،وہ کہتی ہیں کہ میرا خیال تھا کہ اس عمر میں مجھے بچانے کا کچھ فائدہ نہیں،کسی اور نوجوان کی جان بچ جائے تو ملک و قوم کے کام آ سکتی ہے۔لیکن بالآخر وہ کئی دن کے بعد فوجی ہیلی کاپٹر کی نظر میں آ گئیں اور انہیں وہاں سے نکال لیا گیا۔لیکن مسلسل بھوک اور سردی کی وجہ سے حالت ایسی تھی کہ بچنا محال نظر آتا تھا۔ہمارا کیمپ شروع ہوا تو یہ بھی ایسے مریضوں میں شامل تھیں جن کی حالت بہت ہی نازک تھی۔کئی دنوں سے کچھ کھا پی نہیں رہی تھیں۔سخت سردی بلکہ برف باری کا موسم تھا۔ہم روزانہ صبح چائے بناتے اور متاثرین میں تقسیم کرتے تھے۔انہیں چائے پیش کی اور اصرار کے ساتھ چند چمچ ان کے منہ میں ڈالے گئے۔زلزلہ اور سونامی کو دس دن سے زائد گزر چکے تھے اور یہ پہلی خوراک تھی جو انہوں نے کھائی۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں معجزانہ شفا عطا فرما دی۔یہ روزانہ ہمارے کیمپ میں آنے لگیں اور پیاز، گوشت وغیرہ کٹوانے میں ہماری مدد کرتیں۔ایک دن کہنے لگیں کہ آج میں نے ڈاکٹر سے کہہ دیا ہے کہ آج کے بعد مجھے کسی قسم کی دوائی کی ضرورت نہیں۔ہیومینیٹی فرسٹ کا کیمپ اور والنٹیئرز ہی میرے لیے دوائی ہیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ کے کام کیلئے ہم نے یہ طریقہ کار مقرر کیا کہ متاثرین کو ساتھ شامل کر کے کام کیا جائے۔اس سے بہت جلد وہ لوگ سٹریس سے نکل آئے ،ساتھ کام کر کے قریبی مراسم پیدا ہوئے اور متاثرین نے اس طریقہ کار کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا۔فارغ وقت میں لوگ ہمارے کیمپ میں آ جاتے اور دیر تک بات چیت کرتے ہمارا کیمپ سکول کے سپورٹس ہال کے ایک کونے میں قائم تھے جس کی لکڑی کی دیواریں سونامی کی نظر ہو چکی تھیں اور ترپالیں وغیرہ لگا کر یا سامان رکھ کے ہم نے پردہ کیا ہوا تھا اور نیچے دریاں وغیرہ بچھا کر بیٹھتے لیکن لوگوں کی مانوسیت کا یہ عالم تھا کہ کیمپ کے نگران سب لوگ اس بات کا اظہار کرتے کہ یہاں آ کر ہمیں سکون ملتا ہے۔کچھ دنوں کے بعد ہم نے بچوں کے لیے ایک کھیلنے کا کمرہ مختص کر دیا اور کھلونے وغیرہ رکھ دیئے۔متاثرین کے بچوں کو خاکسار فارغ وقت میں انگریزی پڑھا دیتا یہ بچے نجیب اللہ ایاز صاحب کے ساتھ ایسے مانوس ہو چکے تھے کہ سونے سے قبل بہت اصرار کے ساتھ ان کو ان کے والدین کے پاس بھیجا جاتا۔

کام کے پھیلاؤ کی وجہ سے ہمیں والنٹیئرز کی بہت سخت ضرورت تھی۔احباب جماعت حتی الوسع اپنے کاموں سے فارغ اوقات وقف کر رہے تھے لیکن ضرویات مسلسل بڑھ رہی تھیں۔

پانی اور گیس دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے نہانے وغیرہ کا بھی انتظام نہیں تھا۔ایک دن ہم کام سے فارغ ہوئے تو نہانے کیلئے sendai شہر جانے کا ارادہ کیا۔وہاں صرف ایک علاقہ میں پانی اور گیس وغیرہ دستیاب تھی۔ایک یوتھ ہوسٹل میں ہم نے ایک رات قیام کیا تھا اُن کے پاس گئے تو وہ ہمیں دیکھ کر چونک گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے آپ کو ٹی وی میں دیکھا ہے اور ہمیں نہیں علم کہ آپ لوگ ایسے عظیم مقصد کیلئے آئے ہوئے ہیں۔لہٰذا جب بھی آپ چاہیں ،ہمارے پاس آئیں قیام کریں اور جو ضرورت ہو آگاہ کریں۔

وہاں ہمیں ایک جاپانی نوجوان ملا جو یونیورسٹی کا طالب علم تھا اور والنٹیئر کام میں حصہ لینے کے لیے گھر سے نکلا تھا لیکن فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ کیا کرے۔ہمارا پتا چلا تو اس نے فوراً اپنی والدہ کو فون کیا کہ وہ غیر ملکی جنہیں ہم نے ٹی وی پر دیکھا تھا وہ مجھے مل گئے ہیں اور میں ان کے کیمپ میں ہی خدمت شروع کر رہا ہوں۔اس نوجوان نے جن کا نام Yajima kouji ہے کیمپ کے اختتام تک کئی ماہ ہمارے ساتھ کام کیا بلکہ اپنی والدہ سے کہا کہ ہیومینیٹی فرسٹ کے کیمپ میں کام کی بہت ضرورت ہے اور یہ لوگ بہت اچھے ہیں لہٰذا چھوٹے بھائی کو بھی مدد کے لیے بھیج دیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے والنٹیئرز کی آمد کا ایک ایسا راستہ کھولا کہ ان دونوں بھائیوں کے ذریعہ یونیورسٹیوں کے کئی نوجوان مدد کیلئے ہمارے کیمپ میں آنے لگے اور بعض اوقات تو کارکنان کی تعداد ضرورت سے بھی بڑھ جاتی تھی۔

مکرم حفیظ احمد شہزاد صاحب

خدا کی راہ میں قربانیوں کا فلسفہ اور اجر

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں۔ لیکن تم شعور نہیں رکھتے اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔ ان لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (البقرہ:155-157)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جانے والوں کو دینی اصطلاح میں شہید کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی سورۃ النساء آیت 70 میں جن چار انعامات کا تذکرہ کیا ہے ان میں سے ایک انعام شہید کے درجہ کا بھی ہے۔ نیز قرآن مجید میں اور بھی بیشمار جگہوں پر شہید کے لئے اللہ اور اس کے فرشتوں کی طرف سے نازل ہونے والی سکینت کا ذکر ہے جو ان کے لئے بیشمار سلامتی اور خوشخبریوں کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور خدا اور اس کے فرشتے انہیں ایک معصوم بچے کی ماں کی طرح اپنی آغوش میں لے لیتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے شہداء کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا شہید کا خون زمین خشک کرنے نہیں پاتی کہ اس کو دو بیویاں آکر اس طرح اٹھاتی ہیں گویا وہ بچوں کی دائیاں ہیں جنہوں نے اپنے شیر خوار بچے کو کسی جنگل میں گم کر دیا ہو اور ہر ایک بی بی کے ہاتھ میں ایک ایک جوڑا ہوتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔

(ابن ماجہ ابواب الجہاد باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ)

ایک اور حدیث مبارکہ میں آنحضرت ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ کے پاس شہید کے لئے چھ باتیں ہیں۔ چنانچہ ایک تو یہ کہ خون بہتے ہی اس کی مغفرت کی جائے۔ دوم اپنا جنت میں مقام دیکھ لیتا ہے سوم قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ چہارم قیامت کی گھبراہٹ اور خوف سے محفوظ رہتا ہے۔ پنجم اسے ایمان کا لباس پہنایا جاتا ہے اور حوروں سے اس کا نکاح کیا جاتا ہے اور اس کے رشتہ داروں میں سے اسے ستر آدمیوں کی شفاعت کی اجازت دی جاتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الجہاد باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ)

پس مبارک ہیں شہداء کے ورثاء کہ ان کے شہید ان کے لئے ستر آدمیوں کی شفاعت کا حق رکھتے ہیں۔ جو ان کے لئے ہر قسم کی سکینت اور راحت کا موجب ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود شہید کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔......

شہید اصل میں وہ شخص ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے استقامت اور سکینت کی قوت پاتا ہے اور کوئی زلزلہ اور حادثہ اس کو متغیر نہیں کر سکتا۔ وہ مصیبتوں اور مشکلات میں سینہ سپر رہتا ہے یہاں تک کہ اگر محض خدا تعالیٰ کے لئے اس کو جان بھی دینی پڑے تو فوق العادت استقلال اس کو ملتا ہے اور وہ بدوں کسی قسم کا رنج یا حسرت محسوس کئے اپنا سر رکھ دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ بار بار مجھے زندگی ملے اور بار بار اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوں۔ ایک ایسی لذت اور سرور اس کی روح میں ہوتا ہے کہ ہر تلوار جو اس کے بدن پر پڑتی ہے اور ہر ضرب جو اس کو پیس ڈالے اس کو پہنچتی ہے۔ وہ اس کو ایک نئی زندگی، نئی مسرت اور تازگی عطا کرتی ہے یہ ہیں شہید کے معنی۔ پھر یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے عبادت شاقہ جو لوگ برداشت کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں ہر ایک تلخی اور کدورت کو جھیلتے ہیں اور جھیلنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ شہید کی طرح ایک طرح شیرینی اور حلاوت پاتے ہیں اور جیسے شہد فیہ شفآءٌ للناس (النحل:70) کا مصداق ہے۔ یہ لوگ بھی ایک تریاق ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت میں آنے والے بہت سے امراض سے نجات پا جاتے ہیں اور پھر شہید اس درجہ اور مقام کا نام بھی ہے جہاں انسان اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے یا کم از کم خدا کو دیکھتا ہوا یقین کرتا ہے۔ اس کا نام احسان ہے۔

(ملفوظات جلد 1 ص 276)

شہداء اللہ تعالیٰ کے پاس جنت میں زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ خدا کے راستے میں مارے جاتے ہیں ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور ان کے رب کے پاس ان کو رزق دیا جا رہا ہے۔

(آل عمران:169)

اس میں صاف بتلا دیا گیا ہے کہ شہداء اپنے رب کے پاس ہیں اور وہاں عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث مبارکہ میں بھی آنحضرت ﷺ نے اسی آیت کے حوالہ سے شہداء کی روحوں کی جنت میں بڑے مزے سے گھومتے پھرتے ہوئے پایا۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا شہداء کی ارواح ایک سبز پرندے کی طرح جنت میں جہاں چاہے اڑتی پھرتی ہیں اور ان قندیلوں میں آرام کرتی ہیں جو عرش سے لٹکی ہوئی ہیں۔ ایک بار روحیں اسی حال میں تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا تمہارا جو جی چاہے مجھ سے سوال کرو انہوں نے جواب دیا خداوند ہم آپ سے کیا سوال کریں گے جبکہ جنت میں جہاں جی چاہے پھرتے ہیں۔ لیکن جب انہوں نے یہ محسوس کیا کہ بغیر جواب دیئے چھٹکارا نہیں تو عرض کریں گے اے اللہ ہماری روحوں کو پھر دنیا میں واپس بھیج دے تا کہ ہم تیری راہ میں دوبارہ قتل ہوں اور چونکہ ان کی خواہش پوری نہیں کی جا سکتی تو پھر پوچھنا چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الجہاد باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ)

یعنی شہداء کا رب عرش کے اوپر سے اپنے ان پیاروں پر التفات فرماتا ہے اور ان سے بغیر کسی حجاب سے گفتگو فرماتا ہے اور ان کی خواہشات اور تمناؤں کا احترام کرتا ہے۔

پس خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے انبیاء اور دوسرے اخیار و ابرار کی بلائیں محبت کی راہ سے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو ترقی دیتا جاتا ہے اور یہ بلائیں وسائل ترقی میں سے ہیں۔ لیکن جب مفسدوں پر آتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس عذاب سے تباہ کرنا چاہتا ہے وہ بلائیں ان کے استیصال اور نیست و نابود کرنے کا ذریعہ ہو جاتی ہیں یہ ایسا فرق ہے کہ دلائل کا محتاج نہیں ہے کیونکہ جب اچھے آدمی جو خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتے ہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کیوں کرتے ہیں۔ بہشت اور دوزخ ان کے دل میں نہیں ہوتا اور نہ بہشت کی خواہش یا دوزخ کا ذکر ان کو خدا تعالیٰ کی اطاعت کا محرک ہوتا ہے بلکہ وہ طبعی جوش اور طبعی محبت سے خدا تعالیٰ سے محبت کرتے اور اس کی اطاعت میں محو ہوتے ہیں۔ ان پر جب کوئی بلا آتی ہے تو وہ خود محسوس کر لیتے ہیں کہ یہ از راہ محبت ہے وہ دیکھتے ہیں کہ ان بلاؤں کے ذریعہ ایک چشمہ کھولا جاتا ہے جس سے وہ سیراب ہوتے ہیں اور ان کا دل لذت سے بھر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ایک فوارہ کی طرح جوش مارنے لگ جاتی ہے تب وہ چاہتے ہیں کہ یہ بلا زیادہ ہو تا کہ قرب الٰہی زیادہ ہو اور رضا کے مدارج جلد طے ہوں۔

غرض الفاظ وفا نہیں کرتے جو اس لذت کو بیان کر سکیں جو اخیار و ابرار کو ان بلاؤں کے ذریعہ آتی ہے۔ یہ لذت تمام سفلی لذتوں سے بڑھی ہوئی ہے اور فوق الفوق لذت ہوتی ہے یہ مصیبت کیا ہے؟ ایک عظیم الشان دعوت ہے جس میں قسم قسم کے انعام و اکرام اور پھل اور میوے پیش کئے جاتے ہیں۔ خدا اس وقت قریب ہوتا ہے فرشتے ان سے مصافحہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے مکالمہ کا شرف عطا کیا جاتا ہے اور وحی و الہام سے اس کی تسلی اور سکینت دی جاتی ہے لوگوں کی نظر میں یہ بلاؤں اور مصیبتوں کا وقت ہے مگر دراصل اس وقت اللہ تعالیٰ کے فیضان اور فیوض کی بارش کا وقت ہوتا ہے۔ سفلی اور سطحی خیال کے لوگ اس کو سمجھ نہیں سکتے ...... مختصر طور پر یاد رکھو کہ ان بلاؤں کا پھل اور نتیجہ جو ابرار اور اخیار پر آتی ہیں۔ جنت اور ترقی درجات ہے اور وہ بلائیں اور غم جو مفسدوں اور شریروں پر آتے ہیں ان کی وجہ شامت اعمال اور تاریک زندگی ہے اور اس کا نتیجہ جہنم ہے اور عذاب الٰہی ہے۔ پس جو شخص آگ کے پاس جاتا ہے ضرور ہے کہ وہ اس کی سوزش سے حصہ لے اور اسے محسوس کرے اور اسے دکھ پہنچے لیکن جو ایک باغ میں جاتا ہے۔ یقینی امر ہے کہ اس کے پھلوں اور پھولوں کی خوشبو سے اور اس خوبصورت نظارہ کے مشاہدہ سے لذت پاوے۔

(الحکم 17 ستمبر 1904ء)

معلوم ہوا کہ شہید تو اعلیٰ درجہ کی لذت میں ہے اور یہ لذت سفلی لذتوں سے بڑھی ہوئی ہے اور اس کا تعلق دل سے ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔

...... میرے نزدیک شہید کی حقیقت قطع نظر اس کے کہ اس کا جسم کاٹا جائے کچھ اور بھی ہے اور وہ ایک کیفیت ہے جس کا تعلق دل سے ہے۔ یاد رکھو صدیق نبی سے ایک قرب رکھتا ہے اور وہ اس سے دوسرے درجے پر ہوتا ہے اور شہید صدیق کا ہمسایہ ہوتا ہے۔ نبی میں تو سارے کمالات ہوتے ہیں یعنی وہ صدیق بھی ہوتا ہے اور شہید بھی ہوتا ہے اور صالح بھی ہوتا ہے لیکن صدیق اور شہید دو الگ الگ مقام ہیں۔ اس بحث کی بھی حاجت نہیں کہ آیا صدیق شہید ہوتا ہے یا نہیں وہ مقام کمال جہاں ہر ایک امر خارق عادت اور معجزہ سمجھا جاتا ہے وہ ان دونوں مقاموں پر اپنے رتبہ اور درجہ کے لحاظ سے جدا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اسے ایسی قوت عطا کرتا ہے کہ جو عمدہ اعمال ہیں اور جو عمدہ اخلاق ہیں وہ کامل طور پر اپنے اصلی رنگ میں اس سے صادر ہوتے ہیں اور بلا تکلف صادر ہوتے ہیں کوئی خوف اور رجاء ان اعمال صالحہ کے صدور کا باعث نہیں ہوتا بلکہ وہ اس کی فطرت اور طبیعت کا جزو ہو جاتے ہیں۔ تکلف اس کی طبیعت میں نہیں رہتا۔ جیسے ایک سائل کسی شخص کے پاس آوے تو خواہ اس کے پاس کچھ ہو یا نہ ہو اسے دینا ہی پڑے گا۔ اگر خدا تعالیٰ کے خوف سے نہیں تو خلقت کے لحاظ سے ہی سہی۔ مگر شہید میں اس قسم کا تکلف نہیں ہوتا اور قوت اور طاقت اس کی بڑھتی جاتی ہے اور جوں جوں بڑھتی جاتی ہے اسی قدر اس کی تکلیف کم ہوتی جاتی ہے اور وہ بوجھ کا احساس نہیں کرتا۔ مثلاً ہاتھی کے سر پر ایک چیونٹی ہو تو وہ اس کا کیا احساس کرے گا۔

(ملفوظات جلد 1 ص 254)

تو جو لوگ ہمیں موت سے ڈراتے ہیں۔ تو وہ ہماری کیفیات کا کچھ صحیح اندازہ نہیں لگا رہے۔

ہم خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر کی تقدیروں سے راضی ہیں اور آئندہ بھی ہم ہر قربانی کے لئے بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ تیار ہیں اور دشمن انشاء اللہ خائب و خاسر ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اے مسیح آخرالزمان آپ کو مبارک ہو کہ آپ کی پیاری جماعت نے آپ کی اپنی جماعت سے امیدوں کو پورا کیا۔ آپ کو جو امیدیں اپنی جماعت سے تھیں ان کو پورا کیا اور مال، وقت اور جان کی قربانی میں کبھی پیچھے نہیں ہٹے اور اس کے نظارے ہمیں آج بھی نظر آرہے ہیں آپ کے بعد بھی جماعت میں ایسے لوگ پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں جنہوں نے دنیا کے لالچوں کی پرواہ نہیں کی اور اپنی جانیں قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا باپ نے بیٹے کو اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھا اور بیٹے نے باپ کو اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھا لیکن پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی اور پھر خود بھی جان قربان کردی۔ (خطبات مسرور جلد 1 ص 395)

جو اللہ تعالیٰ کی خاطر مرتے ہیں وہ زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے اور ان کے دشمنوں سے اللہ تعالیٰ خود ہی بدلہ بھی لے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ شہیدوں کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچائے ملک میں رہنے والوں کی آنکھیں کھولے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دیکھتے ہیں اور پھر بھی ان لوگوں کو عقل نہیں آتی۔ آج اگر ملک بچا ہوا ہے تو احمدیوں کی وجہ سے بچا ہوا ہے۔ اس لئے احمدی بڑے درد سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے ملک کو پاک کرے اور اس ملک کو بچائے۔ آمین

(خطبات مسرور جلد چہارم ص 437)

آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس دعا پر ہی اختتام کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب شہداء کے درجات کو بلند کرتا چلا جائے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں اور ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہوں اور اپنی نسلوں میں بھی یہ جذبہ زندہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں یہ توفیق دیتا رہے۔ آمین

(خطبہ جمعہ 10/ اکتوبر 2003ء از خطبات مسرور جلد 1 ص395)

مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

محترمہ امۃ النصیر صاحبہ ۔ امتل

ہمارے معاشرہ میں کسی نامحرم مرد کا کسی نامحرم عورت کے بارے میں لکھنا معیوب سمجھا جاتا ہے مگر بہت سوچنے سمجھنے کے بعد میں نے یہ تعزیتی شذرہ لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ آج ہی مجھے اطلاع ملی کہ ہمارے بچپن کے زمانہ میں ہمارے ہمسائے میں رہنے والی، ہمارے ساتھ کھیلنے والی، ہمارے ساتھ اورئینٹل کالج میں پڑھنے والی اور اپنی تعلیم کے سلسلہ میں ہم سے پڑھنے والی امتل کا انتقال ہوگیا ہے تو ہم بڑی دیر تک اس نفیس عورت کے اخلاق فاضلہ کو یاد کرتے رہے اس کے بزرگ ماں باپ اور بہن بھائی یاد آتے رہے اپنے بچپن کی یادوں نے ہمیں گھیر لیا اور ہم کچھ دیر کے لئے اردگرد سے بےخبر قادیان کی یادوں میں جیسے کھو سے گئے ہیں۔

امتل کے بارہ میں لکھنا یوں بھی ضروری ہوگیا کہ ہم نہیں لکھیں گے تو اس کے بارہ میں کوئی نہیں لکھے گا کیونکہ اس کے جاننے والوں میں سے کوئی بھی تو نہیں بچا جو اس کے اور اس کے خاندان سے واقفیت رکھتا ہو۔ ماں باپ بہن بھائیوں میں سے اکثر کی وفات کے بعد اس کا ربوہ آنا جانا بہت کم ہوگیا تھا۔ اپوا ہاسٹل میں جہاں وہ عمر بھر مقیم رہی تھی ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد وہیں کی اعزازی وارڈن بن گئی تھی اور مدت العمر یہ فریضہ سرانجام دیتی رہی۔ اس کی وفات کے بعد اپوا ہاسٹل والیوں نے امتل کو بہت یاد کیا اس کا سوگ منایا۔

قادیان میں ہمارے مکان کے دائیں ہاتھ ملک صلاح الدین صاحب کا مکان تھا بائیں جانب دو مکان تھے ایک چچا علی گوہر کا اور دوسرا حضرت حکیم رحیم بخش صاحب کی آل اولاد کا۔ ان تین مکانوں کا ایک ہی کنواں تھا جو تین گھروں کو پانی مہیا کرتا تھا۔ امتل چچا علی گوہر کی بیٹی تھی۔ نام امۃ النصیر تھا مگر گھر والے اور باہر والے سب اسے امتل کہتے ہیں۔ اگرچہ بعد کے زمانہ میں اورئینٹل کالج، گورنمنٹ کالج یا یونیورسٹی میں پڑھنے والی سب ہی لڑکیاں جن کے نام امۃ سے شروع ہوتے تھے امتل ہی کہلاتی تھیں۔ اورئینٹل کالج میں امتل برقعہ والی امتل کے نام سے جانی پہچانی جاتی تھی۔

ہم بی اے کے بعد اورئینٹل کالج میں داخل ہوئے تو ایک روز بےبے یعنی چچا علی گوہر کی بیگم جنہیں سارا قادیان بےبے کہتا تھا ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ وہ ہمارے ابا کو بھائی اور پھوپھی کو بہن کہتی تھیں اسی رعایت سے امتل ہمارے ابا کو ماموں اور پھوپھی کو ماسی جی کہتی تھی۔ بےبے کہنے لگیں بیٹا امتل بھی تمہارے ساتھ کالج میں پڑھ رہی ہے مگر اس کو کوئی امتحان دینا ہے ہم ٹیوشن وغیرہ نہیں رکھ سکتے اس لئے میں نے سوچا ہے تمہیں کہتی ہوں تم اس کی مدد کرو۔ بےبے نے برقعہ میں لپٹی لپٹائی ایک لڑکی کو ساتھ کے کمرے سے بلایا اور ہمیں ملایا کہ یہ وہی امتل ہے جو تمہارے ساتھ کھیل کود کر بڑی ہوئی ہے۔ اس نے بتایا کہ بی اے میں اس کی انگریزی میں کمپارٹمنٹ ہے اور ایک بار امتحان دینے کے بعد وہ کامیاب نہیں ہوئی اب دوسرا چانس ہے۔ ہم نے کہا انگریزی وغیرہ تو ہمیں بھی واجبی سی آتی ہے مگر بےبے دعا کریں گی تو انشاء اللہ ہماری کوششیں کامیاب ہوجائیں گی۔

لاہور میں امتل نیلا گنبد میں اپنے احمدی اسلحہ ڈیلر مجید اینڈ کو، والوں کے ہاں رہتی تھیں کیونکہ مجید اینڈ کو والے اس کے بھائیوں کے دوست تھے۔ نیلا گنبد اورئینٹل کالج سے قریب ہی ہے اس لئے ہمارے وہاں جانے میں کوئی دقت نہیں آتی تھی ہم نے اللہ کا نام لے کر اسے پڑھانا شروع کردیا۔ پہلے روز گئے تو دیکھا کہ پردہ کی رعایت سے پڑھنے کا انتظام کیا گیا ہے کالج میں بھی امتل پردہ کی سخت پابندی کرتی تھی ہم نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ مجید صاحب کہنے لگے ہمارا خیال تھا شاید آپ پردہ کے اس انتظام کو پسند نہ کریں۔ ہم نے کہا نہیں یہ ہماری احمدیوں کی روایت ہے ہم اس کا احترام نہیں کریں گے تو کون کرے گا۔ ہم نے کوئی چھ مہینے امتل کو پڑھایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا امتل پاس ہوگئی اس کی محنت ٹھکانے لگی ایم اے میں بھی اس نے اچھے نمبر لئے اپنے ساتھیوں میں نیک نامی سے وقت گزارا۔ اساتذہ سے شاباش لی۔ ہم اس سے ایک سال سینئر تھے اس لئے ایم اے کرنے کے بعد اورئینٹل کالج سے ہمارا رابطہ کم ہوگیا۔ پی ایچ ڈی کے سلسلہ میں دوبارہ آنا جانا شروع ہوا تو امتل کہیں ملازمت کر رہی تھی نہ ہم نے کبھی اس کے بارے میں پوچھا نہ معلوم ہوا کہ وہ کیا کررہی ہے؟

امتل ادب کا بڑا صاف ستھرا ذوق رکھتی تھی۔ شعروں کی پرکھ میں اس کا جواب نہیں تھا۔ یونیورسٹی کے یا کالج کے مشاعروں میں لوگ اس کی داد بیداد پر نظر رکھتے تھے۔ اساتذہ بھی اس کے قدردان تھے۔ خیال تھا اس کو محکمہ تعلیم میں اچھی ملازمت مل جائے گی امتل نے خدا جانے کیوں تعلیمی میدان میں آنا پسند نہیں کیا۔ اب اس کی وفات کے بعد اس کے بھتیجے اور ہمارے مرحوم دوست سعادت کے بیٹے کی طرف سے جو اعلان ہے اس میں لکھا ہے کہ امتل کسی محکمہ میں ڈپٹی مینیجر کے عہدے سے ریٹائر ہوئی تھی غالباً شماریات کا کوئی محکمہ تھا۔

اورئینٹل کالج میں اس کے اساتذہ اس کی بہت قدر کرتے تھے ایک تو اس کی پردہ داری کی وجہ سے دوسرے اس کی ذہانت و متانت کی وجہ سے۔ اورئینٹل کالج کی اکثر لڑکیاں کالج میں آکر برقعہ اتار دیتی تھیں اور واپس جاتے وقت دوبارہ پہن لیتی تھیں لیکن ہماری احمدی لڑکیوں اردو کی امتل (مرحومہ)، فارسی کی رشیدہ تسنیم (مرحومہ)، عربی کی امۃ الرفیق اور اسلامیات کی بشریٰ بشیر نے اپنی انفرادیت قائم رکھی کہ کالج میں برقعہ پہنے رکھا۔ کچھ اور لڑکیاں بھی برقعہ پہنتی تھیں مگر جیسی ثابت قدمی پردہ پر ہماری لڑکیوں نے دکھائی اس کی مثال اساتذہ خاص طور سے ڈاکٹر سید عبداللہ دیا کرتے تھے کہ پردہ کرنا ہو تو ایسا ہو۔ اگر ہم کہیں کہ اتنے سال کے تعلق کے باوجود ہم نے امتل کا چہرہ نہیں دیکھا تو لوگ باور نہیں کریں گے مگر یہ حقیقت ہے کہ امتل نے ہم سے پورا پردہ کیا ہمیں یقین ہے کہ اگر کہیں امتل بےپردہ ہمارے سامنے آجاتی تو ہم اسے نہ پہچان پاتے۔

امتل نہایت ہمدرد اور خدا ترس تھی۔ پڑھائی کے فوراً بعد ملازمت کرلی کہ بوڑھے ماں باپ کا سہارا بنے۔ ماں باپ کی بیماری کے دوران وہ ملازمت سے چھٹی لے کر آجاتی اور ہر طرح کی خدمت کرتی۔ ہمارے ابا کی بیماری کے دوران گھر والوں نے ہمیں بتایا کہ امتل کئی مرتبہ حال پوچھنے کے لئے آتی رہی حالانکہ لاہور میں ملازم تھی ربوہ آتی تو اپنے ماموں کا حال بھی پوچھنے آتی ماسی جی کی خدمت میں بھی حاضر ہوتی اور ان کی دعائیں لیتی رہی۔ پہلے بڑا بھائی فوت ہوا تو ان کی اولاد کا خیال رکھا پھر دوسرا بھائی بھی فوت ہوگیا تو ان کی اولاد کا خیال رکھتی رہی تیسرا بھائی سعادت بھی فوت ہوگیا اب آخری بیماری کے دوران وہ انہی کے ہاں قیام پذیر تھی۔ وفات کے اعلان میں تو اس کی علالت کی کوئی تفصیل نہیں تھی ہم نے مجید اینڈ کو والوں کی بیٹی کو لاہور فون کیا تو پتہ چلا کہ امتل بچاری کو کینسر تھا مگر اس نے کسی سے اس بیماری کا ذکر نہ کیا خود ہی سارا کچھ جھیلتی رہی۔

مجید اینڈ کو والوں کی پڑنواسی یہاں کینیڈا بیاہ کر آئی تو ہماری بیٹی سعدیہ کے ہاں کرایہ دار ٹھہری۔ اس سے امتل کے بارے میں کچھ باتوں کا پتہ چلتا رہا۔ اسی نے امتل کو ہمارا فون نمبر دیا ہوگا کہ اس کی وفات سے قبل اس سے ہمارا کوئی چالیس برس کے بعد رابطہ ہوگیا۔ اسی چیز نے تمام تر موانع کے باوجود ہمیں لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ کچھ روز ہوئے اچانک لاہور سے فون آیا۔ ہم نے ہیلو کہا تو آواز آئی جی میں آپ کی شاگرد امۃ النصیر لاہور سے بول رہی ہوں۔ ہم نے اس کی آواز پہچان کر کہا ہاں جی امتل کیسی ہو؟ ہمارے امتل کہنے سے جیسے اس کی آواز میں توانائی آگئی اس نے ہمیں پوچھا آپ نے پہچان لیا؟ ہم نے کہا نہ پہچانتے تو امتل کیوں کہتے؟ بس اتنی سی بات ہوئی اس نے نہ تو اپنی بیماری کا کچھ بتایا نہ ہم نے پوچھا کہنے لگی میں ربوہ جارہی ہوں اس لئے جانے سے پہلے آپ سے بات کرنے کو جی چاہتا تھا الحمدللہ کہ بات ہوگئی اس کے بعد امتل چپ ہوگئی فون کٹ گیا۔ ہمیں کیا پتہ کہ یہ چراغ کا آخری سنبھالا ہے۔ آج مجید اینڈ کو والوں کی نواسی سے لاہور بات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ امتل آپ سے بات کر کے کھل اٹھی تھی۔ ہمیں کیا پتہ تھا کہ وہ بچاری آخری بار ہم سے بات کررہی ہے۔ اس کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت صدمہ ہوا مگر مرنا تو ہر ایک کو ہے۔ آج وہ کل ہماری باری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے اور اس کی نیک یادوں کو زندہ رکھے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم محمد طلحہ چوہدری صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم بلال احمد ابن مکرم ملک مجیب اکرم صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے قرآن کریم کا پہلا دور بعمر ساڑھے پانچ سال مکمل کرلیا ہے۔ بچے کو قرآن پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ راشدہ نبیلہ صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو علمی ودینی ترقیات سے نوازے، قرآنی انوار حاصل کرنے والا، خادم سلسلہ اور خلافت احمدیہ کا سچا وفادار بنائے نیز ہر میدان میں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بھتیجے مکرم عبدالرزاق منور صاحب اور مکرمہ فرح رزاق صاحبہ آف کینیڈا کو مورخہ 27 جولائی 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت افروز رزاق نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالسلام منور صاحب آف کینیڈا کا پوتا اور مکرم ضیاء الدین ظفر صاحب سیکرٹری تحریک جدید چک چٹھہ حافظ آباد کا نواسہ ہے۔ نومولود ننھیال کی طرف سے حضرت مستری نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف چانگریاں۔ ضلع سیالکوٹ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

1- University of Agriculture Faisalabad کے مختلف ڈیپارٹمنٹس نے بی ایڈ، بی ایس سی (چار سالہ)، ڈی وی ایم (پانچ سالہ)، ایم ایس، ایم ایس سی، ایم ایس سی (آنرز)، ایم فل، پی ایچ ڈی لیول میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ بیچلرز پروگرام کیلئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14 September 2012 ہے۔ ماسٹرز پروگرام کیلئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 September 2012 ہے۔

DVM(5 Years) میں داخلہ کے لیے ضروری ہے کہ NTS کا ٹیسٹ دیا ہو۔ ٹیسٹ کے متعلق Updates کیلئے www.nts.org.pk وزٹ کریں۔ ایم ایس سی (آنرز) / ایم فل / ایم ایس کیلئے GAT(General) NTS کے تحت کا ٹیسٹ دیا ہونا لازمی ہے اور پی ایچ ڈی میں داخلہ کیلئے GAT(Subject) NTS کے تحت کا ٹیسٹ دیا ہونا لازمی ہے۔ GAT کے ٹیسٹ کیلئے فارم NTS کی ویب سائٹ سے Download کر کے 29-08-12 تک جمع کروائے جاسکتے ہیں اور ٹیسٹ 16-09-12 کو صبح 10:00 بجے Faculty of Agriculture(UAF) کے لیکچر روم میں منعقد ہوگا۔

پراسپکٹس مبلغ -/2000 روپے میں یونیورسٹی سے دستیاب ہے اور ویب سائٹ سے بھی ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.uaf.edu.pk وزٹ کریں۔ یا 041-9200161-70 Ext3700/3701 پر رابطہ کریں۔

2- University of Punjab, Lahore میں چار سالہ (Chemical, Metallurgy & Material, B.Sc Electrical, Industrial) (Engg.) میں داخلہ کے خواہشمند اُمیدواروں کیلئے لازمی ہے کہ وہ UET کے تحت ہونے والا انٹری ٹیسٹ دینا لازمی ہے جو کہ مورخہ 16 September 2012 کو ہوگا۔ مزید معلومات کے لیے 042-99231261 پر رابطہ کریں۔

3- CMH Lahore Medical College نے MBBS, BDS میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ ایسے طالبعلم جن کے F.Sc میں 60% نمبر ہیں داخلہ کے لیے فارم جمع کروا سکتے ہیں۔ فارم آن لائن جمع کرانے کی آخری تاریخ 21 ستمبر 2012 ہے۔ داخلہ کیلئے UHS کا انٹری ٹیسٹ دینا لازمی ہے۔ CMH کے تحت ہونے والا انٹری ٹیسٹ مورخہ 30 ستمبر 2012 کو یونیورسٹی آف پنجاب (وحدت روڈ) کے Examination Hall میں منعقد ہوگا۔

پراسپکٹس مبلغ -/1000 روپے میں Summit Bank, Day Building Cantt Branch Lahore سے دستیاب ہوگا یا آپ ڈرافٹ / پے آرڈر مبلغ -/1200 روپے کا بنام CMH Lahore Medical College, Abdul Rehman Road, Lahore Cantt بنوا کر بھجوا سکتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے 042-36605550, 6699-32169 پر رابطہ کریں یا www.cmhlahore.edu.pk وزٹ کریں۔

4- GC University Lahore کے مختلف Departments (Faculty of Science & Technology, Arts & Social Science, Language, Islamic & Oriental Learning, One Year MS Clinical Psychology) نے MS/M.Phil (Evening) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ کیلئے GAT(General) NTS کا ٹیسٹ کے تحت دیا ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ مورخہ 03-09-2012 ہے۔ داخلہ فارم ویب سائٹ سے بھی ڈاون لوڈ کیے جاسکتے ہیں اور -/550 روپے کا ڈرافٹ بنوا کر بنام Treasurer, GC University, to be sent to Registrar, GC University بھجوایا جاسکتا ہے۔

MS Pharmaceutical Chemistry & MS Forensic Chemistry میں داخلہ کی آخری تاریخ 17-09-2012 ہے۔ مزید معلومات کے لیے 042-99213367 Ext 418, 3736 0442 پر رابطہ کریں یا www.gcu.edu.pk وزٹ کریں۔

(نظارتِ تعلیم)

درخواست دعا

مکرم مستری محمد رفیق صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ جناح ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم منور احمد صابر صاحب ایڈووکیٹ انکم ٹیکس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ تھرڈ ایئر

(نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ میں تھرڈ ائیر کے داخلہ جات مندرجہ ذیل شیڈیول کے مطابق ہوں گے۔

داخلہ فارم وصول اور جمع کروانے کی تاریخ یکم ستمبر تا 5 ستمبر 2012ء ہے۔

انٹرویو: مورخہ 8 ستمبر 2012ء بوقت صبح 8 تا دوپہر 12 بجے ہوگا۔

میرٹ لسٹ: 13 ستمبر کو لگائی جائے گی۔

ادائیگی واجبات: 15 تا 20 ستمبر کی جاسکتی ہے۔

آغاز کلاسز تھرڈ ائیر: 16 ستمبر کو ہوگا۔

طالبات مندرجہ ذیل کاغذات کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی داخلہ فارم کے ساتھ لف کریں۔

1۔ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ کارڈ / اسناد کی دو کاپیاں۔

2۔ طالبہ کے کیریکٹر سرٹیفکیٹ اور شناختی کارڈ کی ایک کاپی۔

3۔ والد / سرپرست کے شناختی کارڈ کی ایک کاپی۔

4۔ دو عدد تصاویر (شناختی کارڈ سائز) بلیو بیک گراؤنڈ

5۔ N.O.C کی ایک کاپی (پنجاب بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے انٹرمیڈیٹ پاس کرنے کی صورت میں)

6۔ انٹرمیڈیٹ کے رجسٹریشن کارڈ کی ایک فوٹو کاپی۔

نوٹ: بروز انٹرویو طالبات اصل اسناد ہمراہ لائیں۔ داخلہ فارم نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن کے بیرونی آفس سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

نوٹس برائے فورتھ ائیر: سابقہ تھرڈ ائیر کا سپلیمنٹری امتحان مورخہ 3 ستمبر 2012ء سے گزشتہ شیڈیول کے مطابق ہی ہوگا۔ ڈیٹ شیٹ کالج نوٹس بورڈ سے ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(نظارت تعلیم)

تریاق اٹھراء
مرض اٹھراء کیلئے لاثانی اور مشہور عالم گولیاں
نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

عطیہ خون خدمت خلق ہے

یوم تحریک جدید

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا ''یوم تحریک جدید'' 12/اکتوبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں۔

9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ:۔ اگر کسی وجہ سے 12/اکتوبر کو 'یوم تحریک جدید' نہ منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو 'یوم تحریک جدید' منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

خبریں

تہران میں زرداری منموہن ملاقات

تہران میں صدر آصف علی زرداری اور بھارتی وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے درمیان ہونے والی ملاقات میں خطے کی خوشحالی اور امن کیلئے پاک بھارت مذاکرات جاری رکھنے پر اتفاق کیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ دوطرفہ تعلقات کے فروغ کیلئے ٹھوس بنیادیں بنائی جائیں گی اور تمام تنازعات کو بات چیت کے ذریعے حل کیا جائے گا۔

صدر کے 2 عہدے

لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس نے صدر آصف علی زرداری کے بیک وقت سیاسی اور آئینی دو عہدے پاس رکھنے کے خلاف درخواستوں کی سماعت کیلئے اپنی سربراہی میں 5 رکنی فل بنچ تشکیل دے دیا ہے۔ ہائیکورٹ نے صدر کو 5 ستمبر تک مہلت دے رکھی ہے کہ وہ سیاسی سرگرمیاں بند کر دیں۔ فل بنچ 5 ستمبر کو سیاسی عہدہ نہ چھوڑنے پر صدر کے خلاف توہین عدالت کی درخواستوں کی سماعت کرے گا۔ وفاقی حکومت عدالت کو اپنے موقف سے آگاہ کرے گی کہ آیا عدالت کی طرف سے دی گئی مہلت پر عملدرآمد کر دیا گیا ہے یا نہیں۔

بھارت میں دو ہیلی کاپٹر فضا میں ٹکرا گئے

بھارت کی مغربی ریاست گجرات میں روسی ساختہ کے دو فوجی ہیلی کاپٹر فضا میں ٹکرا گئے۔ ہیلی کاپٹروں کی پرواز کے پانچ منٹ بعد ہی حادثہ پیش آیا جس کا ملبہ جام نگر ائیر بیس کے قریب کھیتوں میں جا گرا۔ حادثہ کے نتیجہ میں 9 اہلکار ہلاک ہو گئے۔

غیر برطانوی ماؤں کے ہاں بچوں کی پیدائش میں ریکارڈ اضافہ

برطانیہ میں گزشتہ سال بیرون ملک سے آنے والی ماؤں کے ریکارڈ تعداد میں بچے پیدا ہوئے۔ آفس آف نیشنل سٹیٹسٹکس (او این ایس) کے اعداد و شمار کے مطابق 2011ء میں پیدا ہونے والے 25.5 فیصد بچوں کی مائیں غیر ملکوں میں پیدا ہوئی تھیں۔ گزشتہ سال ان بچوں کا تناسب 25.1 فیصد تھا۔ بیرون ملک پیدا ہونے والے والد کے اعتبار سے پہلے نمبر پر پاکستان اور اس کے بعد بالترتیب پولینڈ بھارت، بنگلہ دیش ہیں۔ یہ پیٹرن 2008ء سے یکساں چلا آ رہا ہے۔

لندن میٹرو پولیٹن کا ویزا لائسنس منسوخ

برطانوی حکام نے لندن میٹرو پولیٹن یونیورسٹی کا ویزا لائسنس منسوخ کر دیا ہے۔ جس کے بعد یونیورسٹی میں زیر تعلیم 2 ہزار غیر ملکی طلبہ کا مستقبل مخدوش ہو گیا۔ فیصلے کے خلاف طلباء کی ایک قلیل تعداد نے برطانوی وزیراعظم کے گھر کے سامنے احتجاج کیا۔ لائسنس منسوخ کئے جانے کے بعد زیر تعلیم دو ہزار سے زائد غیر ملکی طلبہ کی ممکنہ ملک بدری کے امکانات پیدا ہو گئے۔ برطانوی وزراء کا کہنا ہے کہ یہ یونیورسٹی طلبہ کی حاضری کا ریکارڈ رکھنے میں ناکام رہی ہے اور اس میں بہت سے ایسے طلبہ داخل ہیں جنہیں وہاں ہونے کا حق نہیں ہے۔

آفریدی کا ون ڈے میں 28واں صفر

شارجہ میں ہونے والی پاک آسٹریلیا ون ڈے سیریز کے پہلے میچ میں شاہد آفریدی آتے ہی پہلی ہی گیند پر سلپ میں کیچ آؤٹ ہو گئے۔ وہ ون ڈے انٹرنیشنل میں 28ویں مرتبہ صفر پر آؤٹ ہوئے۔ اس طرح انہوں نے وسیم اکرم کا 28 بار صفر پر آؤٹ ہونے کا ریکارڈ برابر کیا۔ جبکہ سری لنکا کے سنتھ جے سوریا کو سب سے زیادہ 34 مرتبہ صفر پر آؤٹ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب یکم ستمبر

طلوع فجر	4:16
طلوع آفتاب	5:41
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:35

حب جدوار
ہر قسم کے سردرد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

عنقریب سیل میلہ
تمام ورائٹی پر لوٹ سیل مورخہ یکم ستمبر سے محدود مدت کیلئے
کامران شوز: 047-6215344

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FR-10

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317